سوال

(875)کیا وِترکی نماز کے بعد بیٹھ کر دو نفل پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا وِترکی نماز کے بعد بیٹھ کر دو نفل پڑھنا جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

وتروں کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کا صرف جواز ہے۔تاکید نہیں۔ چنانچہ صحیح مسلم میں ہے :

’ثُمَّ یُوتِرُ، ثُمَّ یُصَلِّی رَکعَتَینِ، وَہُوَ جَالِسٌ‘ (صحیح مسلم ،بَابُ صَلَاةِ اللَّیلِ ، وَعَدَدِ رَکعَاتِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم...الخ، رقم:۷۳۸)

یعنی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم وِتر پڑھتے۔ بعد ازاں بیٹھ کر دو رکعتیں ادا کرتے۔

یہ بھی یاد رہے!

بِلَاعُذر بیٹھ کر نماز پڑھنے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پورا ثواب تھا، جب کہ ایک امتی کے لیے آدھا ثواب ہے۔ ملاحظہ ہو!(صحیح مسلم : ۱/۲۵۳۔)

لہٰذا اجر کی تکمیل کے پیشِ نظر اگر کوئی ان دو رکعتوں کو پڑھنا چاہے تو کھڑا ہو کر پڑھے۔ اگرچہ اَولیٰ (بہتر) نہ پڑھنا ہے،تاکہ وِتر رات کی آخری نماز بن سکے۔ جس طرح کہ نص حدیث میں بصیغۂ اَمر موجود ہے۔

’اِجعَلُوا آخِرَ صَلٰوتِکُم بِاللَّیلِ وِترًا‘ (صحیح مسلم ،بَابُ صَلَاةُ اللَّیلِ مَثنَی مَثنَی ، وَالوِترُ رَکعَةٌ مِن آخِرِ اللَّیلِ ، رقم : ۷۵۱)، (سنن ابی داؤد، رقم:۱۴۳۸)

اصول فقہ کا قاعدہ ہے کہ ’’فعل‘‘ پر ’’اُمر‘‘ مقدم ہوتا ہے۔ اس لیے کہ فعل میں خاصہ (خصوصیت) کا احتمال ہوتا ہے، جب کہ ’’اُمر‘‘ میں یہ شے نہیں۔ (الاعتصام...!وِتر کے بعد دو رکعت پڑھنے میں علمائے اہلحدیث کا اختلاف ہے۔ بعض علماء تو اس موقف کے حامی ہیں جو حضرت مفتی صاحب (مولانا حافظ ثناء اللہ مدنی) نے سطور بالا میں اختیار فرمایا ہے، کہ یہ دو رکعتیں نہ پڑھنا اَولیٰ ہے۔ نیز اگر پڑھی جائیں تو کھڑے ہو کر پڑھی جائیں۔

دوسرا موقف علمائے اہلحدیث کا یہ ہے، کہ نبی ﷺ سے چونکہ بسندِ صحیح، یہ ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے وِتر کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھی ہیں۔ اس لیے آپ ﷺ کی متابعت میں یہ دو رکعت بیٹھ کر پڑھنا سنت ہے۔ اس میں پورا ثواب ملے گا۔ نیز یہ علماء وِتر کے بعد دو رکعت پڑھنے کو 'اِجعَلُوا آخرَ صَلٰوتِکُم بِاللَّیلِ وِترًا' (صحیح مسلم ،بَابُ صَلَاۃُ اللَّیلِ مَثنَی مَثنَی، وَالوِترُ رَکعَۃٌ مِن آخِرِ اللَّیلِ ،رقم : ۷۵۱، سنن ابی داوَد، رقم :۱۴۳۸) (اپنی رات کی آخری نماز وِتر کو بناوَ) کے معارض یا منافی نہیں سمجھتے، کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ یہاں امر وجوب کےلیے نہیں، استحباب کےلیے ہے۔ اس طرح دونوں کے درمیان کوئی تعارض نہیں رہتا (تفصیل کےلیے ملاحظہ ہو! مرعاۃ المفاتیح، ۲/۲۰۴، طبع قدیم)

دونوں موقف اپنےلیے شرعی بنیاد رکھتے ہیں، اس لیے اس میں تشدد کی بجائے توسع اختیار کرنے کی ضرورت ہے، کہ جو جس موقف پر عمل کرے، جواز کی گنجائش ہے۔ (ص۔ی)
(۱۷۔ اپریل ۱۹۹۲ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ :741

محدث فتویٰ